Fikr-o-Nasar (Islamabad) 6:10 (1969)

انتقاد

(انتقاد کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے)

مسلمانوں کے عقائد وافکار یعنی مقالاتِ الاسلامیین۔ تصنیف علامہ ابوالحسن اشعری۔ ترجمہ مولانا محمد حنیف ندوی۔ حصہ اوّل۔ ناشر ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔کلب روڈ۔ لاہور۔

گزشتہ صدیوں میں اہل السنت والجماعت کے ہاں جیسے یہ ضروری تھا کہ اُن میں کا ہر شخص فقہ کے چار مذاہب میں سے کسی نہ کسی فقہ سے اپنا انتساب رکھے، ویسے ہی یہ بھی ضروری سمجھا جاتا تھا کہ وہ کلام کے دو مسالک یعنی اشعریہ اور ماتریدیہ میں سے کسی ایک سے متعلق ہو۔ کلام کا یہ مذہب اشعریہ امام ابوالحسن اشعری کی طرف منسوب ہے، وہ بصرہ میں ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۵ھ کے لگ بھگ بغداد میں اُنہوں نے انتقال فرمایا۔

پیشِ نظر کتاب انہی امام اشعری کی عربی تصنیف "مقالاتِ الاسلامیین" کا اُردو ترجمہ ہے۔

مترجم جناب مولانا محمد حنیف ندوی نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ امام اشعری کے مفصل حالاتِ زندگی بہت کم ملتے ہیں، لیکن ایک واقعہ جس سے اُن کی زندگی کا بالکل ایک نیا دور جو اُن کی زندگی کے پہلے دور سے بالکل مختلف تھا، شروع ہوتا ہے، بڑا مشہور ہے۔ چالیس برس کی عمر تک امام موصوف معتزلہ کے مکتبِ فکر سے متعلق رہے، اور ظاہر ہے اعتزال کی تائید میں اُنہوں نے بہت کچھ لکھا بھی۔ لیکن ایک دن لوگوں نے دیکھا کہ وہ بصرہ کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر یہ اعلان کر رہے ہیں:-

"لوگو! تم میں سے جو شخص مجھے جانتا ہے، وہ تو جانتا ہی ہے۔ جو نہیں جانتا، اس کے تعارف کے لئے میں کہتا ہوں کہ میں فلاں ابنِ فلاں ہوں۔ میں اس سے پہلے اس بات کا قائل تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔